احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

ہفتہ 19 ستمبر 2009ء

روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

قائمقام ایڈیٹر : فخرالحق شمس

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ہفتہ 19 ستمبر 2009ء 28 رمضان المبارک 1430ہجری 19 تبوک 1388ھش جلد 59-94 نمبر 214

شوال کے چھ روزے

حضرت ابوایوب انصاریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رمضان کے روزے رکھے اور اس کے بعد عید کا دن چھوڑ کے شوال کے بھی چھ روزے رکھے اس کو اتنا ثواب ملتا ہے جیسے اس نے سال بھر کے روزے رکھے ہوں۔

﴿صحیح مسلم کتاب الصوم باب استجاب صوم ستة ایام من شوال﴾

ارشادات عالیہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول

رمضان شریف کا مہینہ گزر گیا ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کے فضل کے ایام تھے جبکہ اس نے اس ماہ مبارک میں قرآن شریف کا نزول فرمایا اور عامہ اہل .... کے لئے اس ماہ میں ہدایت مقدر فرمائی۔ راتوں کو اٹھنا اور قرآن شریف کی تلاوت اور کثرت سے خیرات وصدقہ اس مہینہ کی برکات میں سے ہے۔ آج (عید) کے دن ہر ایک کو لازم ہے کہ سارے کنبہ کی طرف سے محتاج لوگوں کی خبر گیری کرے۔ دو بک گیہوں کے یا چار جو کے ہر ایک نفس کی طرف سے صدقہ نماز سے پیشتر ضرور ادا کیا جاوے اور جن کو خدا نے موقع دیا ہے وہ زیادہ دیویں۔ اس جگہ مختلف ضرورتیں ہیں کہ جن کے لئے لوگوں کے خیرات کے روپیہ کی ضرورت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اس قسم کا کل روپیہ ایک جگہ جمع ہوتا تھا اور پھر آپؐ اسے مختلف مدوں میں تقسیم کر دیا کرتے تھے۔ ایک یہاں مدرسہ ہے اور اس وقت اسے بڑی ضرورت امداد کی ہے۔ مہمانوں کو بھی مشکلات پیش آتی ہیں۔ بعض وقت دیکھا گیا ہے کہ ان بیچاروں کا سفرخرچ کسی گناہ کے باعث یا کسی مصلحت الٰہی سے جاتا رہتا ہے۔ مثلاً کسی نے چرا لیا یا گر گیا وغیرہ۔ پھر غور کرو کہ مسافرت اور اجنبیت میں کس قدر تکلیف ہوتی ہے۔ ایسے ہی ایک گروہ مساکین کا رہتا ہے۔ تو ان سب کے لئے اخراجات کی ضرورت ہے۔

﴿خطبات نور صفحہ 179﴾

جنہوں نے روزہ رکھا ہے ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ صدقۃ الفطر دیں۔ یہ حکم قرآن مجید میں ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ .... (البقرہ: 185) اور جو لوگ اس فدیہ کی طاقت رکھتے ہیں وہ طعام مسکین دیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین رنگوں میں اس کی تفسیر فرمائی ہے۔ اول یہ کہ انسان عید سے پہلے صدقة الفطر دے۔ دوم، جو روزہ نہ رکھے وہ بدلے میں طعام مسکین دے۔ دائم المرض ہو یا بہت بوڑھا یا حاملہ یا مرضعہ، ان سب کے لئے یہ حکم ہے۔ سوم یہ کہ یہ الٰہی ضیافت کا دن ہے۔ پس مومن کو چاہئے کہ کھانے میں توسیع کر دے اور غرباء کی خبر گیری کرے۔ ہر قوم میں کوئی نہ کوئی دن ایسا ضرور ہوتا ہے جس میں عام طور سے خوشی منائی جاتی ہے۔ بہت عمدہ لباس پہنا جاتا ہے اور عمدہ کھانا کھاتے ہیں۔ چنانچہ حدیث میں بھی ہے .... (بخاری کتاب العیدین) ہر قوم کی ایک عید ہے ہماری بھی ایک ہو تو مناسب ہے۔

﴿خطبات نور صفحہ 411﴾

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ کا درس القرآن وخطبہ عید

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 20 ستمبر 2009ء کو درس القرآن ارشاد فرمائیں گے۔ جو پاکستانی وقت کے مطابق 5:00 بجے سہ پہر لائیو نشر کیا جائے گا اسی طرح حضور انور خطبہ عیدالفطر مورخہ 21 ستمبر 2009ء کو بیت الفتوح لندن میں ارشاد فرمائیں گے۔ خصوصی نشریات وخطبہ عید ایم ٹی اے پر پاکستانی وقت کے مطابق براہ راست 3:30 بجے دوپہر نشر ہوگا۔ احباب مطلع رہیں اور ان بابرکت پروگرامز سے خود بھی مستفیض ہوں اور اپنے بچوں، عزیز، رشتہ دار، ہمسایوں اور دوستوں کو بھی تحریک کریں۔

ماٹو شوریٰ 2009ء

﴿چھٹی شرط بیعت﴾

یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہواوہوس سے باز آجائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلّی اپنے سر پر قبول کرے گا۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔

﴿مرسلہ: ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل سفارشات شوریٰ 2009ء﴾

عید مبارک

ادارہ روزنامہ الفضل کی طرف سے تمام قارئین الفضل کو عیدالفطر کے پُرمسرت موقع پر دلی عید مبارک صد مبارک۔

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر نمبر 547

مدرسۂ تقویٰ کی پہلی کلاس کا طالب علم

تاج الصوفیاء حضرت علامہ شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔

''ایک شخص امام حسن بصری رضی اللہ عنہ کے پاس ورع (وتقویٰ) سیکھنے کے لئے آیا تو انہوں نے فرمایا کہ بھائی میں اس قابل نہیں ہوں کہ مجھ سے ورع سیکھا جائے کیونکہ میں نے سلاطین کے مال کھائے ہیں (جو شبہ سے خالی نہیں) لیکن تم کوفہ کے فلاں شخص کے پاس چلے جاؤ جو اپنے کھیت میں رہتا ہے اور اس کے پاس کچھ گائے بیل بھی ہیں جن کو اسی کھیت میں چراتا ہے اور وہیں ان کے پانی پینے کے لئے کنواں بنا رکھا ہے اور کھانے کے لئے بھوسہ جمع کر رکھا ہے۔

یہ شخص کوفہ پہنچا تو ان بزرگ کو اسی حالت پر پایا جو حسن بصری رضی اللہ عنہ نے فرمائی تھی۔ انہوں نے اس سے پوچھا کہ تمہارا (میرے پاس آنے سے) کیا مقصود ہے؟ کہا میں آپ سے ورع (اور تقوی) سیکھنے آیا ہوں۔ پوچھا تمہیں کس نے بھیجا ہے؟ کہا حسن بصری نے فرمایا اللہ تعالیٰ میرے بھائی حسن کی مغفرت فرمائے ان کو میری پہلی حالت معلوم ہے مگر اب وہ حالت بدل گئی۔ آنے والے شخص نے پوچھا کہ حالت بدلنے کا سبب کیا ہوا۔ فرمایا میں نماز پڑھنے میں اپنے بیلوں سے غافل ہو گیا تو وہ میرے کھیت سے نکل کر پڑوسی کے کھیت میں چلے گئے اور اس حالت میں لوٹے کہ ان کے پیروں میں (دوسرے کھیت کی) مٹی لگی ہوئی تھی جو میرے (کھیت کی) مٹی میں مل گئی تو اب میں اس قابل نہیں رہا کہ مجھ سے ورع سیکھا جائے (کیونکہ آج کل میں خود ہی مشتبہ مال کھا رہا ہوں) **تم میرے سوا کسی اور کے پاس جاؤ۔''**

(آداب زندگی اردو ترجمہ الانوار القدسیہ صفحہ 431۔ ناشر ادارہ اسلامیات لاہور محرم الحرام 1425ھ)

عظمت باری تعالیٰ اور فہم قرآن کا فطری تعلق

حضرت علامہ شعرانی فرماتے ہیں۔

تلاوت قرآن کرنے والے کو خدا تعالیٰ کی عظمت کا علم اسی قدر ہوگا جس قدر اس کو قرآن کی زجر و توبیخ اور دھمکیوں سے خوف ہوگا۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ بعض دفعہ دو آدمی قرآن پڑھتے ہیں جن میں سے ایک تو خشوع و گریہ وزاری کے ساتھ پڑھتا ہے اور دوسرے کو ان چیزوں کی ہوا بھی نہیں لگی اس میں قرآن کا اثر کچھ ظاہر نہیں ہوتا پھر اس کا سبب بجز اس کے اور کیا ہے کہ خشوع کرنے والا اس بات کو جانتا ہے کہ جس کے لئے یہ آیت نازل ہوئی اور اس امر کا مشاہدہ کر رہا ہے جس کو وہ آیت متضمن ہے اور اسی کے اثر نے اس شخص کو رلا دیا اور خاشع بنا دیا ہے اور دوسرا شخص ان معانی سے اندھا ہے قرآن اس کے گلے سے نیچے (دل تک) نہیں اترتا اور نہ اس میں ایسی تلاوت کا کچھ اثر ہے۔

پس معلوم ہوا کہ ظاہری الفاظ آیت سے اثر نہیں ہوتا بلکہ اثر اس علم و معرفت کی وجہ سے ہوتا ہے جو مشاہدہ کرنے والے عارف کی ذات سے قائم ہے جو اس امر کا مشاہدہ کر رہا ہے جس کے لئے آیت نازل ہوئی ہے پس تمہارے اندر ہمیشہ تمہارے علم اور مشاہدہ ہی کا اثر ہوگا (خوب سمجھ لو) اگر عارف کو ان امور کا علم نہ ہوتا تو قرآن اس کو اس طرح نہ گھبرا دیتا (کہ وہ گریہ وزاری میں آپے سے باہر ہو جاتا ہے)۔

اور جب مجھ کو اس حالت کا ذوق حاصل ہوا ہے تو میں قرآن کے پڑھنے اور زبان سے ادا کرنے پر (بالکل) قادر نہ ہوتا تھا نہ نماز میں نہ نماز کے علاوہ جس کے اسباب ایسے تھے جن کو وہی شخص سمجھ سکتا ہے جس کو اس حالت کا ذوق حاصل ہو چکا ہے''

(آداب زندگی اردو ترجمہ الانوار القدسیہ صفحہ 142-143 ناشر ادارہ اسلامیات لاہور محرم 1425ھ)

تزکیہ باطن سے روحانی انقلاب

حضرت علامہ شعرانی فرماتے ہیں۔

''ایک مرتبہ ابو یزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے سبحان اللہ کہا تھا تو حق سبحانہ نے باطن میں (بطور القاء کے) ان سے فرمایا کہ کیا میرے اندر کوئی نقص ہے جس سے تم مجھ کو پاک کر رہے ہو انہوں نے عرض کیا نہیں اے پروردگار (آپ میں کوئی نقص نہیں) حق تعالیٰ نے فرمایا کہ پس تم اپنے آپ کو پاک کرو۔ چنانچہ وہ اپنے تزکیہ باطن میں مشغول ہوئے حتیٰ کہ **جب کوئی بات خدا تعالیٰ کی مرضی کے خلاف ان میں باقی نہ رہی** تو اس وقت ان کی زبان سے یہ الفاظ نکلا سبحانی (میں پاک ہوں جس پر لوگوں نے بہت کچھ انکار کیا) مگر جو لوگ خدا تعالیٰ کے کلام میں باوجود اس کے کمال کے تاویلیں کرتے رہتے ہیں ان سے تعجب ہے کہ وہ ایک انسان کے کلام میں باوجود اس کے عجز و نقص کے کیوں تاویل نہیں کرتے اس کو (خوب) سمجھ جاؤ۔''

(آداب زندگی اردو ترجمہ الانوار القدسیہ صفحہ 116 ناشر ادارہ اسلامیات لاہور محرم 1425ھ)

ہلال عید

لفظوں کا کال پڑ گیا ہے لعل کے لئے
کچھ شعر ہم نے کہنے تھے تمثال کے لئے
قدرت بھی کیا خدا کی حسین و جمیل ہے
ہر رنگ اپنے آپ میں اس کی دلیل ہے
کچھ یوں سحر کا قافلہ گزرا تھا جھیل سے
بن کر ہلالِ عید وہ نکلا ہے نیل سے
اپنا ہی جیسے عکس تھا آیا مجھے نظر
جب وہ حسین نقش تھا آیا مجھے نظر
بھر بھر کے اس کو بانہوں میں قربان جاؤں میں
قابل خدا کی دین کے خود کو نہ پاؤں میں
جیسے جہان بھر کی خوشی مجھ کو مل گئی
اسے میں باغ باغ تھا کہ روح کھل گئی
مجھ کو خدا نے بخشا ہے اک لعلِ بے بہا
کیسے کروں میں شکر کہ ہوتا نہیں ادا
اس کے ہی فضل سے مجھے یہ پھل ہوا عطا
آنکھوں کو میری ٹھنڈا سا یہ جل ہُوا عطا
یکتا ہو علم و فضل میں یہ باہنر بنے
ہر ہر قدم پہ رفعتوں کا ہم سفر بنے
ہر دم خدا کے نور کی اس پہ جھلک رہے
اور عمر بھر ہی مہرباں اس پہ فلک رہے
دنیا ہو اس کے پاؤں میں دیں اس کا ہار ہو
یا رب یہ آئینہ مرا تمثال دار ہو

ناصر احمد سید

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ — مطبع: ضیاء الاسلام پریس — مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) — قیمت 5 روپے

مرتبہ۔ حبیب الرحمٰن زیروی

نظام خلافت کی عظمت اور اس کی برکات

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی نظر میں

عظیم الشان عمارت

حضور انور نے 29/جولائی 1984ء کو خدام الاحمدیہ کے یورپین اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

’’اللہ تعالیٰ جب بھی کوئی تحریک جماعت کے کسی بھی خلیفہ کے دل میں ڈالتا ہے تو اس کے متعلق آپ کو پوری طرح مطمئن ہونا چاہئے کہ ضرور کوئی الٰہی اشارے ایسے ہیں جو مستقبل کی خوش آئندہ باتوں کا پتہ دے رہے ہیں اور وہ تحریک جو بظاہر معمولی سی آواز سے اٹھتی نظر آتی ہے ایک عظیم الشان عمارت میں تبدیل ہو جایا کرتی ہے۔......

جس تحریک میں آپ اس لیے حصہ لیں گے کہ اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ مسیح موعود کے خلیفہ کی تحریک ہے آپ دیکھیں گے کہ اس تحریک میں اتنی عظیم الشان برکتیں پڑیں گی جو آپ کے تصور سے بھی بالا ہوں گی۔‘‘ (خالد جون 1986ء)

محبت کا جوش

’’اب میں مختصراً دو باتیں بعض دوستوں کے خطوط سے متعلق کہنی چاہتا ہوں۔ پاکستان سے بہت سے خطوط مجھے آتے رہے ہیں اور اب تو انہوں نے جماعت انگلستان کو بھی انہوں نے لکھنا شروع کر دیا ہے، متفرق لوگوں کو کہ ہم نے تو جہاں تک پیش گئی ہمت ہوئی خلافت کی حفاظت کرنے کی کوشش کی اب آپ کے اوپر یہ ذمہ داری ہے اور آپ اس حق کو ادا کریں۔ جذباتی لحاظ سے تو یہ سمجھ آسکتی ہے یہ بات لیکن ویسے جماعت انگلستان پر بدظنی کا کسی کو کوئی حق نہیں۔ خلیفۂ وقت جہاں بھی جاتا ہے وہ جماعت احمدیہ میں ہی جاتا ہے آخر۔ یہ کہنا کہ پاکستان کے احمدیوں کو زیادہ خیال تھا اور یہاں کے احمدیوں کو کم ہے یہ بالکل غلط بات ہے اس لئے جن کو لوگ خط لکھتے ہیں اول تو ان کو سمجھنا چاہئے کہ اس معنی میں نہیں لکھتے کہ گویا وہ جماعت احمدیہ انگلستان کو اپنے سے کم درجہ سمجھتے ہیں ایمان میں بلکہ صرف یہ وجہ ہے کہ محبت کے جوش میں ایسے وقت میں ایسی باتیں منہ سے نکل جایا کرتی ہیں۔......تو تمام جماعت کی مرکزی ذمہ داریاں جو خلافت کے ساتھ ساتھ چلتی رہتی ہیں ساری جماعت نے بڑے شوق سے سنبھالی ہیں اس لئے اظہار محبت کے رنگ میں آپ جو مرضی لکھ دیں مجھے اس پر اعتراض نہیں لیکن بدظنی نہ کریں۔ میں باہر کے احمدیوں کو پیغام دیتا ہوں بلکہ ان کا حق اور فرض ہے کہ دعائیں کریں ایسی جماعت کے لئے جس کو اللہ تعالیٰ نے جو ذمہ داری ڈالی انہوں نے بڑے خلوص اور محبت سے کما حقہ جیسا کہ حق ہے ویسا ادا کر کے اسکو ادا کیا۔‘‘

(خطبات طاہر جلد 3 ص 453)

نظام خلافت کو ختم کرنے کی خوفناک سازش

’’اس دور میں یعنی 1984ء کی جو شرارت ہے اس میں ایک مکمل سکیم کے تابع پاکستان میں جماعت احمدیہ کے مرکز کو ملیا میٹ کرنے کا ارادہ تھا اور جماعت احمدیہ کی ہر اس انسٹی ٹیوشن ہر اس تنظیم پر ہاتھ ڈالنے کا ارادہ تھا جس کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ چنانچہ سب سے پہلے انہوں نے ایسے قانون بنائے جن کے نتیجہ میں خلیفہ وقت پاکستان میں رہتے ہوئے خلافت کا کوئی بھی فریضہ سرانجام نہیں دے سکتا۔ ایک احمدی جو دیہات میں زندگی بسر کر رہا ہے یا شہروں میں بھی غیر معروف زندگی بسر کر رہا ہے وہ اپنے آپ کو...... کہے بھی، ......بھی کرے جیسا کہ کرتا ہے تو نہ حکومت کو اسکی کوئی ایسی تکلیف پہنچتی ہے نہ وہ حکومت کی نظر میں آتا ہے اور اگر کبھی آ بھی جائے تو اسکے پکڑے جانے سے فرق کوئی نہیں پڑتا۔ اسکی تو اپنی خواہش پوری ہو جاتی ہے کہ میں پکڑا جاؤں اور خدا کی خاطر میں بھی کوئی تکلیف اٹھاؤں لیکن ایک خلیفہ وقت اگر پاکستان میں السلام علیکم بھی کہے تو حکومت کے پاس یہ ذریعہ موجود ہے اور وہ قانون موجود ہے جس کو بروئے کار لا کر وہ اسے پکڑ کر 3 سال کے لئے جماعت سے الگ کر سکتے ہیں اور یہی نیت تھی اور ابھی بھی ہے کہ جہاں تک جماعت کے بڑے آدمی یعنی جو دنیا کی نظر میں بڑے کہلاتے ہیں لیکن مراد یہ ہے کہ جماعت کے ایسے لوگ، ایسے ذمہ دار افسران جو کسی نہ کسی لحاظ سے مرکزی حیثیت رکھتے ہیں، ارادے یہ ہیں کہ ان کے اوپر کسی طرح ہاتھ ڈالا جا سکے اور اس کا آغاز انہوں نے خلافت سے کیا......۔ خلیفہ وقت اگر ربوہ میں رہے تو ایک مردہ کی حیثیت سے وہاں رہے اور اپنے فرائض منصبی میں سے کوئی بھی ادا نہ کر سکے۔ اگر وہ ایسا کرنے پر تیار ہو ایک مردہ کی طرح زندہ رہنے پر تیار ہو تو ساری جماعت کا ایمان ختم ہو جائے گا، ساری جماعت یہ سوچے گی کہ خلیفہ وقت ہمیں تو قربانیوں کے لئے بلا رہا ہے، ہمیں تو کہتا ہے کہ ...... کا نام بلند کرو اور خود ایک لفظ منہ سے نہیں نکالتا۔ چنانچہ جماعت کے ایمان پر حملہ تھا یہ اور اگر خلیفہ وقت بولے جماعت کا ایمان بچانے کے لئے تو اس کو تین سال کے لئے جماعت سے الگ کر دو۔ چونکہ نظام جماعت ایک نئے خلیفہ کا انتخاب کر ہی نہیں سکتا جب تک پہلا خلیفہ مر نہ جائے اس وقت تک اس لحاظ سے تین سال کے لئے جماعت اپنی مرکزی قیادت سے محروم رہ جائے گی اور جس جماعت کو خلیفہ وقت کی عادت ہو جو نظام خلیفہ کے محور کے گرد گھومتا ہو اس کو کبھی بھی خلیفہ کی عدم موجودگی میں کوئی انجمن نہیں سنبھال سکتی۔ یہ ایک بہت تلخ تجربہ ہم نے خود دیکھا ہے اس میں سے گزرے ہیں کہ جب حضرت مصلح موعود بیمار تھے، آخری دنوں میں خصوصیت کے ساتھ جب آپ کی تکلیف بڑھ گئی اور جماعت نہیں چاہتی تھی کہ فیصلوں کے لئے زیادہ تکلیف دے۔ اگرچہ اہم فیصلے آپ ہی کرتے تھے اور فیصلے کی قوت میں کوئی بھی فرق نہیں تھا لیکن بیماری کی وجہ سے ڈاکٹرز بھی یہ ہدایت دیتے تھے کہ کم سے کم بوجھ ڈالا جائے اور جماعت خود بھی نہیں چاہتی تھی تو بہت سے فیصلے بہت سے کام جو خلیفۂ وقت کیا کرتا تھا جو کرتا ہے ہمیشہ وہ صدر انجمن یا تحریک جدید یا دوسری انجمن کرنے لگیں اور وہ دور جماعت کے لئے سب سے زیادہ بے چینی کا دور تھا کیونکہ عادت پڑی ہوئی تھی خلیفہ وقت سے رابطے کی، اس سے فیصلے کروانے کی، اس سے رہنمائی حاصل کرنے کی تو انجمنوں کے ذمہ جب یہی کام لگے تو اس وقت محسوس ہوا کہ کتنا فرق ہے انجمنوں کے کاموں میں اور خلیفہ وقت کے کاموں میں اور ایک لحاظ سے یہ جماعت کے لئے بہت ہی مفید ثابت ہوا کیونکہ وہ لوگ جو پہلے غیر مبائعین سے متاثر تھے اور وہ لوگ جو کچھ نہ کچھ اثر لے چکے تھے ان کے پروپیگنڈے کا، وہ کلیۃً تائب ہو گئے اس بات سے ان کو اس وقت محسوس ہوا اس بیماری کے دوران کہ خلافت کا کوئی بدل نہیں ہے۔ ناممکن ہے کہ خلافت کی کوئی متبادل چیز ایسی ہو جو خلافت کی جگہ لے لے اور دل اسی طرح تسکین پا جائیں۔ تو تین سال کا عرصہ جماعت سے خلافت کی ایسی علیحدگی کہ کوئی رابطہ قائم نہ رہ سکے یہ اتنی خوفناک سازش تھی کہ اگر خدانخواستہ یہ عمل میں آجاتی تب آپ کو اندازہ ہوتا کہ کتنا بڑا حملہ جماعت کی مرکزیت پر کیا گیا ہے۔ ساری دنیا کی جماعتیں بے قرار ہو جاتیں اور ان کی رہنمائی کرنے والا کوئی نہ رہتا، کچھ سمجھ نہ آتی کہ کیا کر رہے ہیں، کیا کرنا ہے اور پھر جذبات سے بے قابو ہو کر غیر ذمہ دارانہ حرکتیں بھی ہو سکتی تھیں۔ جس طرح شدید مشتعل جذبات کو اور زخمی جذبات کو اللہ تعالیٰ نے مجھے توفیق دی سنبھالنے کی، خلیفۂ وقت کی عدم موجودگی یا بے تعلقی کے نتیجہ میں تو ناممکن تھا کہ جماعت کو اس طرح سے کوئی سنبھال سکتا۔ بعض لوگ مجھے خط لکھتے ہیں تو آپ تصور نہیں کر سکتے کہ ان کا حال کیا ہے کس طرح وہ تڑپ رہے ہوتے ہیں! اس وقت وہ کہتے ہیں خدا کی قسم اگر آپ کے ہاتھ پر ہم نے یہ عہد نہ کیا ہوتا کہ ہم صبر دکھائیں گے ناممکن تھا ہمارے لئے، ہمارے ٹکڑے ٹکڑے بھی کر دیئے جاتے، ہمارے بچے ہمارے سامنے ذبح کر دیئے جاتے تب بھی ان ظالموں سے ہم ضرور بدلہ لیتے یہ حالت ہو جس جماعت کے اخلاص کی اور محبت کی اور عشق کی اسے خلافت کے سوا سنبھال ہی کوئی نہیں سکتا اس لئے ایک نہایت خوفناک سازش تھی۔ اور پھر اس کی اگلی کڑیاں تھیں۔

جن لوگوں کو جھوٹ کی عادت ہو ظلم اور سفاکی کی عادت ہو افتراء پردازی کی عادت ہو وہ کوئی بھی الزام لگا کر کوئی جھوٹ گھڑ کے پھر خلیفہ کی زندگی پر بھی حملہ کر سکتے تھے اور اس صورت میں جماعت کا اٹھ کھڑے ہونا اور اپنے قویٰ پر سے قابو کھو دینا، جذبات سے بھی قابو کھو دینا اور دماغی کیفیات پر سے بھی نظم وضبط کے کنٹرول اتار دینا ایک طبعی بات تھی۔ ناممکن تھا کہ جماعت ایسی حالت میں کہ ان کو پتہ ہے کہ خلیفہ وقت ایک کلیتہً معصوم انسان ہیں، ان باتوں میں ہماری جماعت کبھی پڑی نہ پڑ سکتی ہے، اس پر جھوٹے الزام لگا کر ایک بدکردار انسان نے اسے موت کے گھاٹ اتارا ہے۔ ناممکن تھا کہ جماعت اس کو برداشت کر سکتی۔ جبکہ برداشت کرنے کے لئے خلافت کا جو ذریعہ خدا نے بخشا ہے اس کی رہنمائی سے محروم ہو تو اس صورت میں جماعت کا کوئی بھی ردعمل ہو سکتا تھا جو اتنا بھیانک ہو سکتا تھا اور اتنے بھیانک نتائج تک پہنچ سکتا تھا کہ اس کے تصور سے بھی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور باوجود اس کے کہ ان باتوں کا ہمیں پہلے علم نہیں تھا ایک رات جس رات یہ فیصلہ ہوا ہے اس رات خدا تعالیٰ نے اچانک مجھے اس بات کا علم دیا اور ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں ایک بڑے زور سے یہ تحریک ڈالی کہ جس قدر جلد ہو اس ملک سے تمہارا نکلنا نظام خلافت کی حفاظت کے لئے ضروری ہے، تمہاری ذات کا کوئی سوال نہیں۔ ایک رات پہلے یہ میں عہد کر چکا تھا کہ خدا کی قسم میں جان دوں گا احمدیت کی خاطر اور کوئی دنیا کی طاقت مجھے روک نہیں سکے گی اور اس رات خدا تعالیٰ نے مجھے ایسی اطلاعات دیں کہ جن کے نتیجہ میں اچانک میرے دل کی کایا پلٹ گئی۔ اس وقت مجھے محسوس ہوا کہ کتنی خوفناک سازش ہے جماعت کے خلاف جسے ہر قیمت پر مجھے ناکام کرنا ہے اور وہ سازش یہ تھی کہ جب خلیفہ وقت کو قتل کیا جائے اور جماعت اس پر اُبھرے تو پھر نظام خلافت پر حملہ کیا جائے، ربوہ کو ملیا میٹ کیا جائے فوج کشی کے ذریعہ اور وہاں نیا انتخاب نہ ہونے دیا جائے خلافت کا، وہ انسٹی ٹیوشن ختم کر دی جائے اس کے بعد دنیا میں کیا باقی رہ جاتا۔ خدا تعالیٰ کے اپنے کام ہوتے ہیں اور جن حالات میں اللہ تعالیٰ نے نکالا یہ اس کے کاموں ہی کا ایک ثبوت ہے یہ نہیں میں کہتا کہ یہ ہو سکتا تھا ناممکن تھا کہ یہ ہو جاتا ورنہ اللہ تعالیٰ کی ذات پر سے ایمان اٹھ جاتا دنیا کا کہ خدا نے خود ایک نظام قائم کیا ہے، خود اس کے ذریعہ ساری دنیا میں (-) کے غلبہ کے منصوبے بنا رہا ہے اور پھر اس جماعت کے دل پر ہاتھ ڈالنے کی دشمن کو توفیق عطا

فرمادے جس جماعت کو اپنے دین کے احیا کی خاطر قائم کیا ہے، یہ تو ہو ہی نہیں سکتا تھا اسی لئے خدا تعالیٰ نے یہ انتظام فرمایا کہ دشمن کی ہر تدبیر ناکام کردی اس ایک تدبیر کو ناکام کر کے اتنا بڑا احسان ہے خدا تعالیٰ کا کہ اس کا جتنا بھی شکر ادا کیا جائے اتنا ہی کم ہے۔آپ سوچ بھی نہیں سکتے کہ کتنے خوفناک نتائج سے اللہ تعالیٰ نے جماعت کو بچالیا، کتنی بڑی سازش کو کلیتہً ناکام کردیا۔'' (خطبات طاہر جلد 3 ص 765 تا 769)

خلیفہ وطن میں ہو یا بے وطن ہو خلافت احمدیہ کو خدا کے فضلوں کا وطن حاصل ہے اور اس خدا کے فضلوں کے وطن سے تم خلافت احمدیہ کو کبھی نہیں نکال سکتے۔ خلافت احمدیہ کو خدا کی حمایت کا وطن حاصل ہے۔اس اللہ کی حمایت کے وطن سے تم خلافت احمدیہ کو کبھی نہیں نکال سکتے۔ خلافت احمدیہ کو خدا کی نصرت کا وطن حاصل ہے اور اس نصرت کی اس سرزمین سے تم کبھی جماعت احمدیہ کو نہیں نکال سکتے اور ہاں جماعت احمدیہ کو خدا کی طرف سے ایک رعب عطا ہوا ہے۔خلافت احمدیہ اس رعب کے ساتھ تمام دنیا کے اوپر خدا تعالیٰ کے دین کی خدمتیں سرانجام دیتی ہے اور اس کا رعب دور دور تک اثر کرتا ہے۔......

خلافت کی بے ادبی کرنے والے ہمیشہ خائب و خاسر ہوئے ہیں

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع سے صدارتی خطاب کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:۔

''ہمارے عہد میں ایک چیز شامل ہے خلافت سے وابستگی۔مَیں آپ کو خوب کھول کر بتانا چاہتا ہوں کہ گناہ کبیرہ جو انسان یعنی فرد کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں وہ اپنی جگہ پر خطرناک ہیں۔میرا تجربہ ہے جماعت کے ان لوگوں پر نظر ڈال کر جنہوں نے بڑے بڑے گناہ کئے وہ بھی نیک انجام پا گئے۔لیکن خلافت کے خلاف بے ادبی کرنے والوں کا کبھی میں نے نیک انجام ہوتے نہیں دیکھا وہ بھی تباہ ہوئے اور ان کی اولادیں بھی تباہ ہوئیں کیوں ایسا ہوتا ہے؟اس لئے کہ خلافت وہ خدائی رسی ہے جس کے ساتھ دنیا نے بندھنا ہے جس کے ساتھ خدا کے ساتھ تعلق قائم ہونا ہے۔یہ حبل اللہ ہے اور خدا عظیم خدا اگر ایک بندہ کی لغزشیں دیکھ کہ اسے معافی دینا چاہے تو دیتا چلا جائے گا کوئی نہیں جو روک سکے۔لیکن اگر کوئی اس کی رسی پر ہاتھ ڈالتا ہے اور اسے نقصان پہنچانے کی کوشش کرتا ہے تو اس کے لئے یہی پیغام ہے۔ ؎

اے آنکہ سوئے من بدویدی بصد تبر
از باغباں بترس کہ من شاخ مثمرم

مسیح موعود کے بعد شاخ مثمرم وہ شاخ ہے جس پر ہمیشہ روحانیت کے پھل لگتے رہیں گے وہ خلافت ہے اس شاخ پر اگر کسی نے بدنظر کی تو وہ یقیناً تباہ اور برباد کردی جائے گی۔خائب و خاسر کی جائے گی۔وہ ہاتھ کاٹے جائیں گے۔جو بدنیتی سے اس کی طرف اٹھیں گے۔اس لئے ہمیشہ کامل غلامی کے ساتھ خلافت کی اطاعت کا عہد کریں اور اس پر قائم رہیں۔''

(انصار اللہ نومبر دسمبر 1979 ص 68)

جماعت احمدیہ کی وحدت خلافت سے وابستہ ہے

''ہر احمدی کو خدا نے اپنی جگہ امام بنایا ہے ان سب کا خلاصہ امام جماعت ہوتا ہے۔جو آپ پر نگران ہوتا ہے وہ نوراللہ سے دیکھتا ہے اور قطعی طور پر اسے پتہ چل جاتا ہے کہ کون سی محبت، اللہ کی محبت کے نتیجہ میں ہے اور کون سی نہیں۔اس لئے جماعت کو چاہئے کہ جہاں بھی شرک کا رخنہ دیکھے اس کا لازمی طور پر قلع قمع کردے تاکہ جماعت زیادہ سے زیادہ مؤحد ہوتی چلی جائے۔آپ کی وحدیت امامت سے وابستہ ہے۔دنیا کو اکٹھا کرنے کا اعلان صرف خلافتِ احمدیہ کے سپرد ہے اور کسی کے سپرد نہیں جو اس سے تعلق کاٹے گا وہ دنیا کو اکٹھا کرنے کے منصوبے سے تعلق کاٹے گا اس سے مضبوطی سے تعلق قائم کرنا خدا کی توحید سے تعلق قائم کرنا ہے۔ (روزنامہ الفضل ربوہ 10؍اگست 1993ء)

اطاعت خلافت

''کامل اطاعت کے باوجود ایک خلیفہ وقت سے خیالات میں،تصورات میں اختلاف ہو سکتے ہیں اور جائز ہے۔اپنے خیالات پر تو بندے کا بس کوئی نہیں۔ وہ درست ہوں یا غلط،تقویٰ کا تقاضا ہے کہ جو ہیں ان سے انسان آگاہ ہو اور ادب کا تقاضا یہ ہے کہ ان کو ہرگز اس رنگ میں استعمال نہ ہونے دے جس سے سلسلے کے مفاد کو یا بیعت اطاعت کو کوئی گزند پہنچنے کا خدشہ ہو۔اگر کوئی اس کے نتیجے میں اسے تکلیف پہنچتی ہے تو اس اقرار کو یاد رکھے اور اس تکلیف کو برداشت کرے۔لیکن ہرگز اشارۃً یا کنایۃً اس کے منافی کوئی حرکت نہ کرے۔'' (الفضل ربوہ 28 جون 1982ء)

متقیوں کی جماعت

''اللہ کے فضل کے ساتھ یہ جماعت جو اللہ نے مجھے عطا کی ہے جو حضرت مسیح موعود اور گزشتہ خلفاء کی محنت کے پالے ہوئے پودے ہیں، وہ جماعت ہے ...... جس کی انگلیوں میں انقلاب کے تار الجھے ہوئے ہیں، جس نے تمام دنیا میں عظیم انقلاب برپا کرنے ہیں۔ یہ بے وفاؤں کی جماعت نہیں ہے۔میرا تجربہ ہے کہ کبھی ایک بار بھی ایسا نہیں ہوا کہ میں نے کسی نیک کام کی طرف اس جماعت کو بلایا ہو اور میری توقعات سے بڑھ بڑھ کر انہوں نے اس نیک کام میں آگے بڑھنے کے لئے لبیک نہ کہا ہو۔کہیں اگر غفلت سے کچھ شکوے پیدا ہوئے تو جماعت سے نہیں تھے منتظمین سے تھے۔بعض دفعہ منتظمین نے پیغام کو آگے صحیح پہنچایا نہیں۔اس کے نتیجے میں غفلت ہوئی ہے لیکن جماعت کی حیثیت سے میں جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ متقیوں کی جماعت ہے اور ہر نیک کام پر بڑی حیرت انگیز وفا کے ساتھ اور حیرت انگیز قربانیوں کی روح کے ساتھ نیک کاموں پر لبیک کہنے والی ہے۔......

دراصل لیڈر وہ ہوتا ہے جو آگے چلے اور پیچھے قوم کو چلائے، ہنکانے والا نہیں ہوتا۔مگر یہ لوگ ہانکتے ہیں اصل میں۔نہ مشورے کرتے ہیں، نہ جھک کر کسی سے برابری کی بات کرتے ہیں۔ وہ اپنے علم کے ڈنڈے سے جو علم کھوکھلا ہے اور خدا کے تقویٰ سے خالی ،اس سے یہ ہانکنے کی کوشش کرتے ہیں اور ایسی قوموں کی بڑی بدنصیبی ہوتی ہے کہ ان کے راہنما ان کے ہانکنے والے بن جائیں۔ بہر حال جماعت احمدیہ کے اوپر اللہ کا بڑا احسان ہے کہ جماعت کو خلافت کے مرکز پر اکٹھا کر دیا ہے اور اس کے محور کے گرد جماعت گھوم رہی ہے اور اتنا بڑا احسان ہے کہ اس کا انسان حقیقت میں تصور کر ہی نہیں سکتا۔بعض لوگوں نے فون پر یہ بھی کہا کہ تم لوگ بڑے خوش نصیب ہو کہ ایک ہاتھ پر اٹھتے ،ایک ہاتھ پر بیٹھتے ہو، ہمارا تو حال ہی کوئی نہیں۔ (الفضل انٹرنیشنل 8؍اپریل 1994ء ص 7)

امام جماعت سے محبت اور احباب جماعت کی باہمی محبت گہری منسلک

''یہ بھی امر واقعہ ہے کہ جیسی محبت خلیفہ کو جماعت سے ہوتی ہے یا جماعت کی خلیفہ سے ہوتی ہے اس کی کوئی مثال دنیوی تعلقات میں کہیں دکھائی نہیں دیتی۔ اور یہی محبت ہے جو پھر انتشار کرتی ہے آپس میں جس طرح ایک مرکز پر شعائیں اکٹھی ہوں اور پھر منتشر ہو کر اردگرد پھیلیں۔وہی کیفیت ہے۔یہ محبت جتنی زیادہ ہوگی اتنا ہی آپ کے آپس میں تعلقات بڑھیں گے یہ ایک ایسا مضمون ہے جو میں آج ساری زندگی کی تاریخ میں اور تجربے پر نگاہ ڈال کر بیان کر رہا ہوں۔ میں نے دیکھا ہے جن کو خلیفہ سے زیادہ محبت ہوتی ہے وہی آپس میں ایک دوسرے سے زیادہ محبت کرتے ہیں جن کے دل میں بغض اور دوریاں ہوتی ہیں وہ آپس میں بھی بغض کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے دور ہوجاتے ہیں۔ پس اگر آپ نے اس نعمت کو پکڑے رہنا ہے۔اللہ کی رسی پر اجتماعیت کے ساتھ مضبوطی سے ہاتھ ڈال دیں۔ایسا ہاتھ ڈالیں دیں کہ اس سے جدا نہ ہوں یہ مضمون صادق آئے پھر اس ہاتھ کا چھٹنا ممکن نہ رہے۔اگر ایسا ہو تو آپ کی آپس کی محبت ہمیشہ کے لئے ضمانت ہے کوئی دنیا کی طاقت آپ کو پارہ پارہ نہیں کرسکتی۔کوئی دنیا کی طاقت آپ کے دلوں کو پھاڑ نہیں سکتی۔ حضرت مسیح موعود کی وساطت سے اس زمانہ میں ہم نے ایک زندگی پائی۔ وہ زندگی جو ہمیشہ سے تھی مگر وہ مردہ تھے جن پر یہ اثر نہیں کر رہی تھی۔حضرت مسیح موعود کی آمد سے ہم نے اسے زندہ محسوس کیا اور اسی زندگی سے ہمارے محبت کے رشتے زندہ ہو گئے۔ ہمارے دل دوبارہ دھڑکنے لگے۔ہم میں اجتماعیت کا احساس پیدا ہوا۔یہ جب تک زندہ رہے گا ہم دنیا کو ایک قوم بناتے رہیں گے یہ طاقت ہمیں خدا سے نصیب ہوئی ہے کوئی دنیا کی طاقت یہ طاقت ہم سے چھین نہیں سکتی۔''

(الفضل ربوہ 7؍اگست 1994ء)

خلیفہ وقت تو ایک ہی ہوگا جب بھی ہوگا

''جب میں لنڈن سے جدا ہو رہا تھا تو لنڈن کی جماعت کے مرد اور عورتیں بڑے درد سے کہہ رہی تھیں اور کہہ رہے تھے کہ یہ عید آپ ہم سے الگ کریں گے۔ میں نے بعض کو جواب دیا میرے وہ پیارے بھی تو ہیں جو پاکستان میں ترس رہے ہیں، میں ان کے ساتھ مدت سے عید نہیں کر سکا ان کا بھی تو خیال کرو! آج تو یہ ایسا دور آ گیا ہے کہ میں جہاں بھی عید مناؤں گا آپ بھی ایک رنگ میں شامل ہو جائیں گے اور پاکستان والے بھی شامل ہو جائیں گے لیکن لمبا عرصہ تک انہوں نے جدائیاں دیکھی ہیں اور قربانیاں پیش کی ہیں۔پس خلیفہ وقت تو ایک ہی ہوگا جب بھی ہوگا۔ جماعت نے تو عالمگیر ہونا ہے اور ہوتے چلے جانا ہے پس وہ جہاں بھی ہو سب کا سانجھا ہے، سب کے ساتھ ہے۔ جسمانی طور پر نہیں تو روحانی اور قلبی طور پر ہمیشہ آپ کے ساتھ رہا ہے آپ کے ساتھ ہی رہے گا۔اللہ آخرت میں ہمارا ساتھ اکٹھا رکھے۔اب آیئے ہم دعا میں شامل ہو جاتے ہیں۔''

(خطبات طاہر عیدین ص 540)

اب خلافت احمدیہ کو کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوگا

''یہ ذکر میں آپ کے سامنے اس لئے کر رہا ہوں کہ اب حمد کا وقت ہے۔اللہ تعالیٰ کے احسانات کا ذکر کریں آپس میں، اور حمد کے گیت گائیں اور میں آپ کو ایک خوشخبری دیتا ہوں کہ:۔

یہ وہ آخری بڑے سے بڑا ابتلا ممکن ہوسکتا تھا جو آیا اور جماعت بڑی کامیابی کے ساتھ اس امتحان سے گزر گئی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنتے ہوئے۔ اب آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ خلافت احمدیہ کو کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوگا۔ جماعت بلوغت کے مقام پر پہنچ چکی ہے خدا کی نظر میں۔اور کوئی دشمن آنکھ، کوئی دشمن دل، کوئی دشمن کوشش اس جماعت کا بال بھی بیکا نہیں کر سکے گی اور خلافت احمدیہ انشاءاللہ تعالیٰ اسی شان کے ساتھ نشوونما پاتی رہے گی جس شان کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود سے وعدے فرمائے

ہیں کہ کم از کم ایک ہزار سال تک یہ جماعت زندہ رہے گی۔

تو دعائیں کریں، حمد کے گیت گائیں اور اپنے عہدوں کی پھر تجدید کریں اور بار بار اپنے دلوں کے خیالات کو الٹتے پلٹتے رہیں کہ اگر یہ سلسلہ بند ہو جائے نگرانی کا تو کوئی قسم کے کیڑے راہ پا جاتے ہیں۔ کئی قسم کی خرابیاں بیچ میں داخل ہو جاتی ہیں۔ اس لئے کوئی مقام بھی آخری طور پر اطمینان کا مقام نہیں ہے۔ یہ دعا کرتے رہنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ آخری سانس تک ہم پر راضی ہو، راضی رہے اور جب ہم مریں تو وہ محبت کی نگاہ ہم پر ڈال رہا ہو، نفرت اور غضب کی نگاہ نہ ڈال رہا ہو۔ آمین"۔ (الفضل 28 جون 1982ء)

اللہ تعالیٰ کی تائید ہمیشہ جماعت احمدیہ کے ساتھ رہے گی

صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے دورۂ یورپ سے واپسی پر دیئے گئے استقبالیہ سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے خطاب کرتے ہوئے جماعت کو خوشخبری دیتے ہوئے فرمایا۔

"حضرت خلیفۃ المسیح الثالث سے ایک دفعہ سکینڈے نیویا کے کسی ملک میں یہ سوال کیا گیا کہ آپ کی جماعت میں کیا حیثیت ہے؟ حضور نے جواب میں فرمایا کہ میں اور جماعت ایک ہی وجود کے دو نام ہیں۔ ہم دونوں میں کوئی تفریق نہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا جب میں نے یہ بات سنی اس وقت یہ میرے لئے ایک علمی نکتہ تھا اور میں نے نظریاتی لحاظ سے اس پر غور کر کے بڑا لطف اٹھایا۔ لیکن جب میرے سپرد خلافت کی عظیم ذمہ داری ہوئی تو مجھے خود اس تجربے سے گزرنا پڑا اور خلافت کے شروع سے ہی اور اب حالیہ دورۂ یورپ کے دوران ہر روز زیادہ سے زیادہ اس بات کی صداقت میرے مشاہدہ میں آئی کہ واقعتہً خلافت اور جماعت کوئی دو وجود نہیں ہیں۔ حضور نے فرمایا الگ وجود میری ذات کا ہو تو ہو سکتا ہے۔ لیکن میں نے اپنے ذاتی وجود کو بھی ہر لحظہ ہر آن خلافت کے منصب کا پوری طرح مطیع و فرمانبردار پایا۔ اور یہ احساس ہوا کہ منصبِ خلافت کا وجود جماعت سے نہ الگ ہے اور نہ ہو سکتا ہے۔ ایک ہی فرض کی ادائیگی میں دونوں منہمک ہیں۔ ایک ہی آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت میں ایک دل کی طرح دھڑکتے ہوئے ایک دوسرے سے ہم آہنگ ہیں۔ اور یکساں طور پر دعاؤں میں مشغول ہیں۔

حضور نے فرمایا ایک موقع پر میں نے بالکل بے حقیقت اور بے حیثیت ہو کر اپنے ربّ سے عرض کیا کہ اے میرے ربّ! میں بالکل بے حقیقت اور بے حیثیت ہوں۔ دنیا اپنے امام کو ایک خاص توقع سے دیکھتی ہے اور خاص امیدیں لگاتی ہیں میں تو اس پر پورا نہیں اتر سکتا۔ تُو ہی مدد فرما۔ حضور نے فرمایا کہ کئی بار میں نے اللہ تعالیٰ کی اتنی غیر معمولی تائید محسوس کی ہے کہ مجھے احساس ہوا کہ میں نہیں بول رہا کوئی اور طاقت ہے جو میرے اندر بول رہی ہے اور یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کا نتیجہ ہے۔ اس کیفیت کے بعد مجھے یہ خوف پیدا ہوگا اگر خدانخواستہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت نے ایک لمحے کے لئے بھی مجھے چھوڑا تو میں ایسا گروں گا کہ دنیا کے لئے پہچاننا مشکل ہو جائے گا کہ یہ وہی شخص ہے جو بول رہا تھا یا کوئی اور ہے۔ اس لئے میں نے اپنے رب سے عرض کی اے خدا! اپنی تائید و نصرت مجھ سے کبھی نہ ہٹانا میں نے عرض کی اے خدا ایسا نہ کرنا کہ تو رحمت کا جلوہ دکھا کر پیچھے ہٹ جائے۔ ساتھ دیا ہے تو ساتھ رہ اور کبھی ساتھ نہ چھوڑ۔

(الفضل 15 نومبر 1982ء)

جماعت کے احیاء اور بقاء کی تمام کنجیاں خلافت میں

"اس عظیم روحانی اجتماع میں شرکت کرنے والی اے سعید روحو! جو زمین کے کناروں سے اس مرکز خلافت میں جمع ہوئی ہو، تمہیں تو وہ بستان احمد کے گل بوٹے ہو جن کی سربلندی اور شادابی کی خوشخبریاں مسیح موعود نے دنیا کو دیں۔ وہ تم ہو جن پر نسیم رحمت پھر سے چلی ہے اور وقت خزاں میں جن پر عجب طرح کی بہار آگئی ہے۔ تم اسی خزاں رسیدہ چمن سے پھوٹنے والی نو بہار شاخیں ہو جن کے روکھا دنیا کی نظر میں جلانے کے قابل ہو چکے تھے۔ سو سنو اور خوب اچھی طرح اسے اپنی عقل و فراست کی گانٹھوں میں باندھ کر محفوظ کر لو کہ تمہاری یہ شادابی اور تمہاری یہ بہار نو، تمہاری کلیوں کا چٹکنا اور شگوفوں کا پھوٹنا اور گلہائے رنگا رنگ میں تبدیل ہوتے رہنا یہ سب سرتا پا خلافت محمدیہ کے دم قدم کی برکت سے ہے۔ یہ نعمت تمہیں ہجر کی تیرہ طویل دردناک اور صدیوں کی گریہ وزاری کے بعد نصیب ہوئی ہے۔ اب اسے سر آنکھوں پر بٹھانا، اب اس نعمت کو سر آنکھوں پر بٹھانا، سینہ سے لگانا اور اپنے بچوں اور اپنی بیویوں اور اپنی ماؤں اور اپنے باپوں اور اپنے ہر دوسرے پیارے سے ہزار بار بڑھ کر عزیز رکھنا۔ تمہارے احیاء اور تمہاری بقاء کی تمام کنجیاں خلافت میں رکھ دی گئی ہیں۔ سب تدبیریں قیامت تک کے لئے خلافت سے وابستہ ہو چکی ہیں۔ ...... جان دے کر بھی اس نعمت کی حفاظت کرو اور ایک کے بعد دوسرے آنے والے خلیفہ راشد سے انصار کی زبان میں بمنت عرض کرو کہ اے خلیفۃ الرسول! ہم تمہارے آگے بھی لڑیں گے اور ہم تمہارے پیچھے بھی لڑیں گے، ہم تمہارے دائیں بھی لڑیں گے اور ہم تمہارے بائیں بھی لڑیں گے اور خدا کی قسم، خدا کی قسم اب قیامت تک کسی دشمن کی مجال

باقی صفحہ 6 پر

مکرم ڈاکٹر نذیر احمد مظہر صاحب

لہسن کا بطور دوا استعمال اور اس کے فوائد

لہسن صدیوں سے ایک طبی ہرب (جڑی بوٹی) کے طور پر استعمال ہوتا آرہا ہے۔ اسے مشرق وسطیٰ میں 5000 سالوں سے کاشت کیا جاتا رہا ہے۔ اس کے Bulb (پوتھی) کو ادویات میں استعمال کیا جاتا ہے۔ لہسن کا استعمال قوت مدافعت بڑھاتا ہے اور بہت سی انفیکشن (چھوت دار امراض) سے جسم خودبخود مقابلہ کر کے محفوظ رہتا ہے مغربی دنیا میں اسے اس قدر مقبولیت حاصل ہے کہ نیویارک میں ہر سال لہسن اگانے والے 14 ستمبر کو لہسن کا دن مناتے ہیں۔ اس کی ادویاتی افادیت کے پیش نظر اس کو روایتی طور پر مختلف بیماریوں میں استعمال کیا جاتا رہا ہے۔

لہسن ایک مشہور جڑ ہے غذا میں بطور مصالحہ بکثرت استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ رطوبات معدہ کو خشک کر کے معدہ کو تقویت بخشتا اور ریاح کو خارج کرتا ہے اسے فالج، لقوہ، رعشہ، عرق النساء، دردکمر، کھانسی، دمہ اور پرانے بخاروں میں کھلاتے ہیں۔ حالت سفر میں استعمال کرنے سے مختلف علاقوں کے پانیوں سے ہونے والی تکالیف کے نقصان سے محفوظ رکھتا ہے۔ زہریلے جانور نے کاٹا ہو تو اس جگہ پر لگانے سے زہر کو جذب کرتا اور درد کو تسکین بخشتا ہے۔ بلغمی اور عصبی امراض کے لیے مفید ہے۔ کان میں مختلف آوازیں سنائی دینے اور کم سننے میں لہسن اور ادرک کا ہم وزن رس گرم کر کے کان میں ٹپکاتے ہیں۔ بخار کے دوران لہسن کا رس ایک ڈرام کسی شربت کے ہمراہ دن میں دو سے تین بار استعمال کرنا بہت مؤثر ہے۔

لہسن سرد مزاج والوں اور بوڑھوں کے لیے بہت فائدہ مند چیز ہے۔ اس کو پکا کر استعمال کرنے سے اس میں موجود تلخی ختم ہو جاتا ہے۔ اس کو پکانے سے اس کی غذائیت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ اس کو ہمیشہ استعمال کرتے رہنے سے پیٹ میں کیڑے پیدا نہیں ہوتے۔ بوڑھے آدمی جن کو قطرہ قطرہ پیشاب آتا ہے اس کے کھانے سے یہ مرض جاتا رہتا ہے۔ اگر اس کے رس کو کان کے باہر لیپ کیا جائے تو بہرہ پن اور کان کا درد دور ہو جاتا ہے۔

اگرچہ لہسن بہت سے امراض میں فائدہ مند ہے مگر آج کے دور میں کولیسٹرول اور ہائی بلڈ پریشر کا مرض شدت اختیار کرتا چلا جا رہا ہے۔ اور ان امراض کے شکار مریضوں کی شرح میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ اسی لئے بین الاقوامی سطح پر لہسن کے بلڈ پریشر اور کولیسٹرول پر اثر انداز ہونے کے متعلق تحقیقات میں اضافہ ہو رہا ہے۔ بہت سی کمپنیاں لہسن کی افادیت کے باعث اس کو پاؤڈر، جوس، یا گولیوں کی صورت میں مارکیٹ میں لا رہی ہیں۔ جرمنی میں 20% سے زائد بالغ افراد لہسن کی گولیاں استعمال کرتے ہیں کیوں کہ بہت سے لوگ اسے کچا استعمال نہیں کر سکتے۔ اگرچہ برصغیر میں لہسن کے استعمال سے ہر فرد واقفیت رکھتا ہے مگر یورپ میں لہسن کو کینسر کنٹرول کرنے، بلڈ پریشر کو کم کرنے، بلڈ کولیسٹرول کو نارمل سے بڑھنے نہ دینے، خون کو جمنے سے روکنے کے لیے استعمال کرنے پر بہت سی تحقیقات ہو چکی ہیں۔ اس لیے 1990ء میں دنیا بھر کے پچاس سے زائد سائنسدانوں اور معالجین نے اکٹھے ہو کر واشنگٹن میں ایک کانفرنس کے دوران لہسن کے خواص پر اپنے اپنے تجربات پیش کیے۔ لہسن میں تقریباً 200 کے قریب مختلف کیمیکل اجزاء موجود ہیں اسی بات کو بنیاد بنا کر ایشیا، جاپان، چائنا، یورپ اور برصغیر میں لہسن کی ادویاتی حیثیت کے پیش نظر روزانہ کی خوراک میں شامل کیا گیا ہے۔

لہسن کے بنیادی جزو

لہسن کو چائنیز اپنی روایتی ادویات کا بنیادی جزو سمجھتے ہیں اس میں درج ذیل عناصر موجود ہیں۔

1. سلفر کی بڑی مقدار۔
2. کم مقدار میں موجود عناصر جیسے جرمینیم اور سلینیم۔
3. وولیٹائل آئل جس میں سلفر کے مرکبات موجود ہیں
4. Allin اور Allicin پر مشتمل امائنو ایسڈز۔

لہسن کے کلینیکل فوائد

1. یہ ایک ایسا فطری مادہ ہے جو خوراک کو ہوا میں موجود آکسیجن کی وجہ سے خراب ہونے سے بچاتا ہے۔ 2. صلابت شریان سے بچاؤ۔ 3. انجماد خون کو روکنا۔ 4. ہائی بلڈ پریشر کو روکنا۔ 5. ناک کا حاد ورم۔ 6. وبائی زکام۔ 7. سانس کی نالیوں کی سوزش 8. بڑی آنت کا کینسر۔ 9. غیر قدرتی طور پر پراسٹیٹ کا بڑھ جانا۔ 10. ہائی کولیسٹرول۔ 11. ہائی ٹرائی گلیسرائیڈ 12. مسّے 13. دردوں کا رُک رُک کر جاری ہونا جو چلنے سے بڑھیں۔

خوراک کو خراب ہونے سے بچانے والا

1. ایلی سن دوا اینٹی آکسی ڈینٹ انزائمز کیٹا لیز (Catalase) اور گلوٹا تھائیون پر آکسی ڈیز (Glutathione Peroxidase) کے ذریعے خون کی مقدار کو بڑھا دیتا ہے۔

2. چونکہ بہت موثر اینٹی آکسی ڈینٹ (Antioxitants) ایجنٹ ہے۔ اس لیے یہ نکوٹین کی وجہ سے ہونے والے آکسی ڈیٹو نقصان کو بچاتا ہے۔

3. واسکولر اینڈوتھیلیل خلیات کو آکسی ڈینٹ انجری سے بچاتا ہے۔

4. جگر میں روغنیات کی پرآکسی ڈیشن سے بچاتا ہے۔ اور جگر کے خلیات میں مستقل طور پر رونما ہونیوالی تبدیلی کو روکتا ہے۔

5. مکمل طور پر آکسیجن کی کمی ہو جانے سے صلابت شریان اور خون میں کولیسٹرول کی مقدار بڑھنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ یہ صلابت شریان اور خون میں کولیسٹرول کی مقدار کو بڑھنے سے روکتا ہے۔

صلابت شریان سے بچاؤ

1. یہ خون میں کولیسٹرول کی مقدار کو اور صلابت شریان کو بڑھنے سے روکتا ہے۔

2. شریانوں میں موجود روغنیات کی مقدار کو کم کرتا ہے اور خلیات کے درمیان میں روغن کو جمع ہونے سے روکتا ہے۔

3. جانوروں کی خوراک میں تجربے کے دوران سکروز (Sucrose) کی مقدار بڑھنے پر اثر انداز ہوتا ہے۔ ٹرائی گلیسرائیڈ اور کولیسٹرول کی بڑھی ہوئی مقدار کو کم کرتا ہے۔

4. انسانوں میں کولیسٹرول اور زیادہ چکنائی والی خوراک کے استعمال سے خون میں روغنیات کی مقدار کو بڑھنے سے بچاتا اور کم کرتا ہے۔

5لہسن میں موجود آرگینک ڈائی سلفائیڈ (HMG COA) نامی انزائم کی مدد سے تھائی اول (Thiol) گروپس کو غیر سرگرم کر دیتے ہیں اس طرح کولیسٹرول کو جگر میں کم کر دیتے ہیں۔

6. یہ 10% تک کولیسٹرول کو کم کرتا ہے۔ LDL کولیسٹرول کو 15% تک، ٹرائی گلیسرائیڈز کو 13% تک کم کرتا ہے اور HDL کولیسٹرول کو 31% تک بڑھاتا ہے۔

انجماد خون کو روکنے والا

1. یہ پلیٹلیٹس کی بڑھی ہوئی مقدار کو روکتا ہے۔

2. شریانوں میں خون کے انجماد کو روکنے میں فائدہ مند کردار ادا کرتا ہے۔

3. یہ ریشہ دار یا لعابی سرگرمیوں کو بڑھاتا ہے۔

ہائی بلڈ پریشر کو روکنے والا

1. یہ سسٹولک پریشر کو 20 سے 30mmHg تک اور ڈایاسسٹولک کو 10 سے 20mmHg تک کم کرتا ہے۔

2. یہ سائیکلو آکسی جینز انزائم (Cyclo oxygenase) کو پیدا ہونے سے روکتا ہے۔ جو کہ پراسٹیٹ گلینڈز میں انتہائی درجہ کی سوزش پیدا کر سکتا ہے۔

جراثیم کو روکنے والا

1. ایک ملی گرام لہسن پینسلین کے 15 Oxford units کے برابر ہوتا ہے۔ اور لہسن میں 1% حصہ پینسلین ہوتی ہے۔

2. جانوروں پر تحقیق کے دوران اُن کے منہ، جلد اور آنتوں میں پیدا ہونے والی سفیدی (Candida albicans) کی بیماری، اور انسانوں میں دماغ کی جھلّیوں میں ہونے والے ورم یا انفیکشن کو روکتا ہے۔

3. یہ بڑے واضح انداز میں جراثیم کش سرگرمیوں کا اظہار کرتا ہے۔

4. یہ دادکی پہلی قسم کے وائرس، دادکی دوسری قسم کے وائرس، فوراً نزلہ ہو جانے کے دوسرے درجہ کے وائرس، چیچک کے وائرس، منہ میں سوزش کی وجہ سے بننے والے چھالوں کے وائرس اور انسانی ناک میں ورم کا باعث ہونے والے دوسرے درجہ کے وائرس کے خلاف Vitro - Virucidal سرگرمیوں کا اظہار کرتا ہے۔

جگر میں کولیسٹرول کی پیدائش کو روکنا

لہسن جگر میں کولیسٹرول کی پیداوار کو روکتا ہے۔ ایک عام آدمی میں 70% کولیسٹرول جگر سے ترکیب پاتا ہے جبکہ 20 سے 30% باقی ماندہ کولیسٹرول غذائی ذرائع سے آتا ہے۔ لہسن میں موجود سلفر جگر میں پیدا ہونے والے کولیسٹرول کو روکتا ہے اس لیے ٹوٹل بلڈ کولیسٹرول لیول کم ہو جاتا ہے۔ LDL اور ٹرائی گلیسرائیڈز میں کمی واقع ہوتی ہے جبکہ HDL میں اضافہ ہوتا ہے۔ اس عمل سے دل کی بیماریاں پیدا ہونے کے خدشات کم ہو جاتے ہیں۔

نائیٹروسیمائن کی پیداوار میں رکاوٹ

لہسن میں موجود کچھ کیمیکل جسم میں نائیٹروسیمائن (Nitrosamine) کی پیداوار کو روک دیتے ہیں۔ نائیٹروسیمائن ایک ایسی تباہ کن چیز ہے جو کینسر یعنی سرطان پیدا کرتی ہے خاص کر معدہ کا سرطان اسی کی پیداوار ہے۔ بھنے ہوئے اور تلے ہوئے گوشت میں بھی نائیٹروسیمائن پیدا کرنے کی صلاحیت بہت زیادہ ہوتی ہے۔ تحقیقات سے شواہد ملتے ہیں کہ لہسن ایسوفیگس، منہ، لیرنکس، معدہ اور قولون کے سرطان سے محفوظ رکھتا ہے۔

لہسن اور ہائی بلڈ پریشر

تحقیقات ظاہر کرتی ہیں کہ لہسن ہائی بلڈ پریشر کو کم کر سکتا ہے۔ ایک تحقیق کے دوران جب لوگوں کو بارہ ہفتوں تک ہر روز لہسن کا ایک جوا دیا گیا تو ان کے بالائی بلڈ پریشر اور کولیسٹرول کی سطح واضح طور پر کم ہوئی اس میں موجود ایڈی نائیسن نامی مرکب اعصاب کو پھیلاتا ہے اور رگوں کو آرام پہنچاتا ہے۔ تحقیق سے ثابت ہوا ہے کہ لہسن کے مرکبات سرخ خلیات کے ساتھ مل کر ہائیڈروجن سلفائیڈ پیدا کرتے ہیں جو خون کی نالیوں کو پھیلانے کا سبب بنتا ہے۔

KRAUS نے کہا کہ: ''لہسنی مرکبات رگوں کے نظام میں جب ہائیڈروجن سلفائیڈ بناتے ہیں تو ہائیڈروجن سلفائیڈ جھلّیوں کے رستے پر اثر انداز ہو کر خلوی اعصاب کو ہموار کرنے کا سبب بنتا ہے''۔ اس لیے لہسن سے بھرپور خوراک اچھے اثرات کی حامل ہوتی ہے۔ اور ہائیڈروجن سلفائیڈ ایک اہم اصلاح کرنے والے رکن کی حیثیت رکھتا ہے۔

ہائی بلڈ پریشر کی مجموعہ علامات

ہائی بلڈ پریشر کا مطلب خون کے دباؤ کا 140/90mmHg سے اوپر ہو جانا ہے۔ جب تک بلڈ پریشر 240/120mmHg تک نہ پہنچ جائے عموماً تب تک بلڈ پریشر کی علامات ظاہر نہیں ہوتیں۔ ہائی بلڈ پریشر کی علامات مجموعہ کی شکل میں ہوتی ہیں جیسے۔

1. سر درد جو اکثر نیند سے جاگنے پر ہو۔ 2. بینائی کا دھندلا ہو جانا۔ 3. کانوں میں گھنٹیوں کی آواز سنائی دینا۔ 4. چہرے کا سرخ ہو جانا۔ 5. ناک سے خون کا بہنا۔ 6. غنودگی۔ 7. چکّر۔

انتہائی کم قیمت پر حاصل ہونے والی ہرب

ایسے لوگ جو کہ اقتصادی صورتحال کے بگڑنے کی وجہ سے پریشانی اور تناؤ کا شکار ہوں ان کو یہ جان کر خوشی ہوگی کہ فوری طور پر مہیا ہونے اور بہت معمولی قیمت والا لہسن ہائی بلڈ پریشر کو کم کرنے، خون کے بہاؤ کو متوازن کرنے اور رسولیوں کے بننے کے خلاف حفاظت فراہم کرتا ہے۔ یہ ٹھنڈ کے خلاف مزاحمت پیدا کرتا ہے، بڑی آنت اور معدے کے کینسر کے خطرات سے بچاتا اور مدافعتی نظام کو بہتر بناتا ہے۔

ہائی بلڈ پریشر ایسی صورتحال ہے جس کا علاج ادویات، خوراک، روزانہ کی ورزش، کیفین اور تناؤ سے بچاؤ اور اگر آپ لہسن کے استعمال کرنے کے خواہشمند ہوں تو ان تمام چیزوں کے مجموعے سے ممکن ہے۔ لہسن نہ صرف بے ضرر ہے بلکہ بہت مزے دار بھی اس لیے جونہی پتہ چلے کہ آپ کو ہائی بلڈ پریشر ہے۔ یا کئی سالوں سے آپ اس کے مریض ہیں تو لہسن کو استعمال کرنا آپ کے فائدے میں ہے۔

خوراک، استعمال اور ہدایات

☆ دل کی نالیوں میں رکاوٹ پیدا ہونے سے بچانے کے لیے تجارتی پیمانے پر روزانہ تقریباً 4000mcg تک Allicin فراہم کی جاتی ہے جو کہ تازہ لہسن کے دو سے چار جوؤں کے برابر ہوتی ہے۔

☆ عام طور پر ایک سے دو جوؤں کا استعمال بلڈ پریشر میں مفید پایا گیا ہے۔

کوئی بھی شخص ہر روز لہسن کا ایک جوا کیسے کھا سکتا ہے جیسے آپ سوچتے ہیں یہ اُس سے کہیں زیادہ آسان ہے۔

☆ جوے کو پیس کر سلاد پر چھڑک دیں۔

☆ ڈبل روٹی کو لہسن میں اچھی طرح ڈپ کر کے گرم کر کے استعمال کریں۔

☆ مایونیز کے ساتھ لہسن کو ملا کر سینڈوچ بنانے میں استعمال کریں۔

☆ زیتون کے تیل کے ساتھ ٹماٹر اور لہسن کا سلاد استعمال کریں۔

☆ چائے کی ایک چٹکی کے ساتھ اُبال کر جوشاندے کی صورت میں استعمال کریں۔

☆ اگر آپ خام حالت میں لہسن کو استعمال کرنے کے قابل نہ ہوں تو لہسن کی بنی گولیاں استعمال کر سکتے ہیں۔ مگر خام حالت میں لیا گیا لہسن زیادہ بہتر ہے۔

☆ KYOLIC کمپنی کی بنی بہت سی لہسن کی مصنوعات ہیں جن کو صرف نگلنا پڑتا ہے اور جن سے ڈکار پیدا نہیں ہوتا۔

☆ لہسن کو خالی معدہ نہیں لینا چاہئے کیونکہ یہ معدہ میں السر بھی پیدا کر سکتا ہے۔

☆ لہسن کا استعمال اعتدال سے کریں بہتر یہ ہے کہ شروع میں لہسن کا ایک جوا استعمال کیا جائے۔

☆ لہسن کی بدبو چونکہ سلفر کے باعث ہوتی ہے۔ اس لیے اس کو دور کرنے کے لیے چھوٹی الائچی کا استعمال کریں۔

☆ بہت سے افراد میں مختلف غذاؤں سے الرجی کا رجحان ہوتا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ ایسے لوگ لہسن کے استعمال سے بھی الرجی کا شکار ہوں۔ اگر آپ لہسن سے الرجک ہیں تو اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنے معالج سے ضرور رجوع کریں۔

☆☆......☆☆......☆☆

بقیہ صفحہ 5 نظام خلافت

نہ ہوگی کہ......خلافت کو بری نظر سے دیکھ سکے۔

(خطابات طاہر ص234,233)

آئندہ آنے والے خلیفہ کو
عظیم الشان بشارت

''اس مخالفت کے بعد جو اگلی مخالفت مجھے نظر آرہی ہے۔ وسیع پیمانے پر وہ ایک دو حکومتوں کا قصہ نہیں ہے اس میں بڑی بڑی حکومتیں مل کر جماعت کو مٹانے کی سازشیں کریں گی اور جتنی بڑی سازشیں کریں گی اور جتنی بڑی سازشیں ہوں گی اتنی ہی بڑی ناکامی ان کے مقدر میں لکھی جائے گی۔ مجھ سے پہلے خلفاء نے آئندہ آنے والے خلفاء کو حوصلہ دیا تھا اور کہا تھا کہ تم خدا پر توکل رکھنا اور کسی مخالفت کا خوف نہیں کھانا میں آئندہ آنے والے خلیفہ کو خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ تم بھی حوصلے رکھنا اور میری طرح ہمت اور صبر کے مظاہرے کرنا اور کسی دنیا کی طاقت سے خوف نہیں کھانا وہ خدا جو ادنیٰ مخالفتوں کو مٹانے والا خدا ہے وہ آئندہ آنے والی زیادہ قوی مخالفتوں کو بھی چکنا چور کر کے رکھ دے گا اور نشان مٹا دے گا ان کا دنیا سے۔ جماعت احمدیہ نے بہر حال فتح کے بعد ایک اور فتح کی منزل میں داخل ہونا ہے کوئی دنیا کی طاقت اس تقدیر کو بہر حال بدل نہیں سکتی۔'' (بدر 23 راگست 1984ء)

مکرم ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب قائد اصلاح وارشاد مجلس انصاراللہ پاکستان

ہماری حقیقی عید

ہر سال رمضان المبارک آتا ہے اور آخری دنوں میں یوں محسوس ہوتا ہے گویا پلک جھپکتے میں گزر گیا۔ امسال بھی رمضان المبارک کے بابرکت مہینے کے بعد اب عیدالفطر آنے والی ہے۔ عید دراصل ہے کیا؟

حقیقی معنوں میں عید کو اگر سمجھنا ہے تو اُس درخت کو سمجھنا پڑے گا جس کا یہ پھل ہے اور وہ درخت یا شجر رمضان ہے۔ جیسے درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے اُسی طرح پھل بھی اپنے درخت سے پہچانے جاتے ہیں۔

رمضان المبارک کے دو اہم اور بنیادی پھل عبادت الٰہی اور بنی نوع انسان کے ساتھ سچی ہمدردی، پیار اور اُن کی خدمت ہے۔ پس حقیقی عید کو بھی یہی دو پھل لگنے چاہئیں۔ اگر ان پاکیزہ پھلوں کی طرف ہاتھ بڑھائیں گے تبھی ہم حقیقی عید سے لطف اندوز ہو سکتے ہیں۔ شجر رمضان کے پہلے پھل عبادت الٰہی اور عید کے سلسلہ میں ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

''اس دن خوشی منانے کا حکم ہے۔ لیکن یہ پکنک نہیں کہ کھاؤ پیؤ اچھے کپڑے پہنو اور نیک کاموں سے غافل ہو جاؤ۔ بلکہ بطور شکرانے کے عید منا رہے ہیں۔ اور شکر یہی ہے کہ عبادتوں کو اس طرح باقاعدگی سے کریں کہ ہمارا ہر روز روزِ عید بن کر طلوع ہو۔ رمضان کے روزے بھی اطاعت کرتے ہوئے رکھے ہیں اور آج عید بھی اس کی اطاعت کرتے ہوئے منا رہے ہیں۔ اس لئے تقویٰ پر قدم مارتے ہوئے عبادتوں کے معیار بلند کرنے کی طرف توجہ دیں۔''

(الفضل 19؍اکتوبر 2008ء)

ان کوششوں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے انسان اُس کا قُرب اور سچی محبت حاصل کر سکتا ہے۔

شجر رمضان کا دوسرا پھل بنی نوع انسان کے ساتھ سچی ہمدردی، پیار اور ان کی خدمت ہے۔ چنانچہ عید کی خوشیوں میں دیگر عزیزوں کے ساتھ غرباء اور مساکین کو بھی شامل کرنا نہایت ضروری ہے۔ پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس طرف بھی احباب جماعت کو خصوصیت کے ساتھ متوجہ فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ کو پانے اور اس کا قرب حاصل ہونے سے خدا تعالیٰ کے مومن بندے کی ایک عید تو ہو گئی لیکن اس کے ساتھ ہی اُسے ایک اور بڑی عید پانے کی جستجو شروع ہو جاتی ہے جو دعوت الی اللہ کی عید ہے، خدا کی توحید کے غلبہ کی عید ہے۔ چنانچہ بے اختیار ہو کر اس کے دل میں خواہش مچلنے لگتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دیگر سب بندے بھی اپنے حقیقی رب کو شناخت کر لیں اور اس کے پرستار بن جائیں۔ اس غرض کے لئے وہ بنی نوع انسان کی خدمت پر کمربستہ ہو جاتا ہے۔ اُن کے دکھوں کو دور کرنے کی کوشش کرتا ہے، اُن کی فلاح و نجات کی فکر اور سعی میں مصروف ہو جاتا ہے اور لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے کے لئے عملی جدوجہد کا آغاز کر دیتا ہے۔

عید کے بارہ میں یہ بات بھی پیش نظر رہنی چاہئے کہ عید کا مطلب ہے خوشی کا دن۔ چونکہ خوشی کے دن کی نسبت سب انسان یہ اُمید رکھتے ہیں کہ بار بار آئے اس لئے اس کا نام ''عید'' رکھا گیا ہے اور خوشی اصل میں اجتماع کا نام ہے۔ دُنیا کی جس قدر بھی خوشیاں ہیں وہ سب اجتماع سے پیدا ہوتی ہیں اور جس قدر زیادہ لوگ جمع ہوں اسی قدر خوشی زیادہ ہوتی ہے۔ اس تعلق میں حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

''میں اپنی جماعت کے لوگوں کو بڑے زور سے اس طرف متوجہ کرتا ہوں کہ وہ عید پر غور کریں اور سمجھیں کہ سب خوشیاں اجتماع سے حاصل ہوتی ہیں۔ اور عید کا مطلب یہی ہے کہ لوگ جمع ہوں اس لئے حقیقی اور سچی عید وہی ہوگی کہ جب خدا تعالیٰ کے کلام پر سب لوگ جمع ہو جائیں گے۔''

پھر آپ فرماتے ہیں۔

''دیکھو جب ایک جگہ ایک نقطہ خیال کے چند آدمی جمع ہوتے ہیں تو کیسا سرور حاصل ہوتا ہے تو جس وقت وہ عظیم الشان اجتماع ہوگا جس کا کرنا تمہارے سپرد ہے اُس وقت تمہیں کیسی لذت حاصل ہوگی۔ تم خیال کرو کہ جس وقت جو کلمہ پڑھتے ہو وہی کلمہ دنیا کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک پڑھا جائے گا، ہر بستی ہر گاؤں اور ہر شہر میں وہی آواز سنائی دے گی۔ چونکہ زمین گول ہے اس لئے ہر وقت (۔) اور نمازیں ہی ہوتی رہیں گی۔ اُس وقت تمہیں کتنی لذت حاصل ہوگی۔ پھر جب تم یہ دیکھو گے کہ جس کلمہ جس دین اور جس آواز پر تم لوگوں کو بلاتے ہو، اُسی آواز پر بے شمار لوگ بلانے والے ہوں گے اور ہر شہر اور ہر بستی سے اشھد (۔) کی آواز آتی ہوگی۔ تمام دنیا میں رسول کریمؐ کو گالیاں نہیں دی جائیں گی بلکہ آپؐ پر درود بھیجا جائے گا۔ خدا کو برا بھلا کہنے والے نہیں ہوں گے بلکہ اس کی محبت میں چُور اور اس کے نور سے مسرور نظر آئیں گے۔ یہ خیال جو خوشی اور سرور پیدا کر سکتا ہے وہ کوئی اور نہیں پیدا کر سکتا۔ سب سے بڑی عید تو حج کی عید ہے مگر وہ بھی اس کے مقابلہ میں کچھ حقیقت نہیں رکھتی۔ باقی سب چھوٹی چھوٹی عیدیں ہیں اور یہ دراصل ایک بڑی عید کا نشان اور اس کی یاد دلانے والی ہیں۔ پس ہماری جماعت کے لوگوں کو چاہئیے کہ اس عید کے لئے کوشش کریں۔ کیونکہ اس سے زیادہ لذت اور کسی خوشی میں نہیں ہے۔ آپ لوگ اپنے نفسوں پر غور کریں اور اس بات کیلئے تیار ہو جائیں کہ جہاں تک تمہاری طاقت اور ہمت ہے خدا کے جلال، قدرت، شان و شوکت اور بڑائی کے ظاہر کرنے میں صرف کر دو۔ اور سب بھولے بھٹکوں کو ایک جگہ جمع کر کے لے آؤ۔

تم اس بات سے خوب واقف ہو کہ جب تم میں کوئی نیا آدمی آکر ملتا ہے تو تمہیں کس قدر خوشی ہوتی ہے لیکن جب سارے کے سارے سعید الفطرت لوگ تم میں شامل ہو جائیں گے تو اُس وقت تمہاری خوشی کی کیا انتہا رہے گی۔

پس تم میں سے ہر ایک کا یہ فرض ہے کہ اپنے حلقہ اثر میں (دعوت الی اللہ) کرے اور جو کوئی عام (دعوت الی اللہ) نہیں کر سکتا وہ اپنے مال سے، اپنی جان سے، اپنی عزت سے، اپنی آبرو سے، اور اپنے اثر سے کام لے۔ یہ سب چیزیں دین کے مقابلہ میں ہیچ ہیں۔

(خطبہ عید فرمودہ 2؍اگست 1916ء از خطبات محمود خطبات عیدالفطر جلد 1 صفحہ 31)

ہر سال آنے والی عیدوں کا ذکر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:۔

''یہ عیدیں اپنے عقب میں بے شمار بشارتیں لے کر آتی ہیں۔ انہی مظالم کی کھوکھ سے وہ فجر طلوع ہوگی جس کو میری نگاہیں دیکھ رہی ہیں اور خدا کی قسم ضرور وہ فجر طلوع ہوگی۔ وہ خوشخبریوں کی صبح آئے گی، وہ بشارتوں کی صبح آئے گی، وہ فتح و ظفر کی صبح آئے گی اور ہماری عید ایک نئے دور میں داخل ہو جائے گی جو خدا کے فضلوں کا ایک نیا اظہار ہوگا۔''

(خطبہ عیدالفطر فرمودہ 30 جون 1984ء از خطبات طاہر عیدین صفحہ 35)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی لقاء، قُرب اور رضا کے عطر سے ممسوح کرنے کے بعد ہر پہلو سے بنی نوع انسان کی خدمت کی توفیق بخشے تا ہم زیادہ بہتر اور مؤثر رنگ میں دوسروں کو اللہ تعالیٰ کے قریب ہونے کی تلقین یعنی دعوت الی اللہ کر سکیں جس کی طرف ہمارے پیارے امام بار بار ہمیں متوجہ فرما رہے ہیں اور جس کے نتیجہ میں جلد سے جلد ہم غلبہء دین حق کی حقیقی عید اپنی آنکھوں سے دیکھ سکیں۔

☆......☆......☆

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

۞ محترم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

برادرم مکرم مصلح الدین خادم صاحب بنگالی ریٹائرڈ پرنسپل اسلامیہ کالج چٹاگانگ جو تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان اور تعلیم الاسلام کالج قادیان اور لاہور کے اولڈ بوائے ہیں۔ تیراکی، فٹ بال اور اتھلیٹکس کے چیمپیئن رہے اور احمدیہ سیکنڈری سکول آسکورے غانا کے پرنسپل بھی رہے۔ چٹاگانگ جماعت میں کافی عرصہ سے قرآن کریم پڑھانے کا کام کرتے رہے ہیں۔ ان دنوں صاحب فراش ہیں۔ چل پھر نہیں سکتے۔ دو ماہ سے گردوں میں بھی تکلیف ہو گئی ہے۔ ٹیومر کا آپریشن متوقع ہے۔ ان کی عمر 82 سال ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس دیرینہ خادم سلسلہ کو کامل شفایابی اور صحت کے ساتھ لمبی فعال عمر عطا فرمائے۔ آمین

۞ مکرم مولانا نصر اللہ خان ناصر صاحب اطلاع دیتے ہیں۔

خاکسار کی بھتیجی مکرمہ طاہرہ جبیں صاحبہ زوجہ مکرم جاوید احمد صاحب شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤالدین کو موٹر سائیکل سے گرنے کی وجہ سے سر پہ چوٹ آئی ہے۔ فاروق ہسپتال لاہور میں سر کا آپریشن ہو گیا ہے۔ ابھی بیہوش ہیں۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

۞ مکرم عبداللطیف شاد صاحب جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم عبدالحی شاد صاحب ابن مکرم عبدالخالق شاد صاحب سیکرٹری مال حلقہ گلشن پارک لاہور کا اللہ کے فضل سے گنگا رام ہسپتال میں اپنڈکس کا آپریشن کامیاب ہو گیا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ آپریشن کی پیچیدگیوں سے اللہ تعالیٰ انہیں محفوظ رکھے اور جلد از جلد رو بہ صحت کرے۔ آمین

۞ نیز خاکسار کے والدین بھی بوجہ شوگر علیل ہیں ان کو بھی اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے اور تمام پریشانیوں سے دور رکھے اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک نصیب کرے۔ آمین

پتہ درکار ہے

۞ مکرم مبارک احمد تنویر صاحب ولد مکرم غلام حسین صاحب وصیت نمبر 75663 نے مورخہ 8 جولائی 2007ء کو اکرام کالونی حب چوکی ضلع لسبیلہ بلوچستان سے وصیت کی تھی جس کے بعد موصی کا دفتر سے رابطہ نہ ہے۔ اگر موصی خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی کو ان کے موجودہ پتہ کا علم ہو تو دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام

22 ستمبر 2009ء

12-30 am	عربی سروس
1-00 am	ایم۔ٹی۔اے بین الاقوامی خبریں
1-35 am	مشاعرہ
2-40 am	عیدالفطر کا خطبہ (دوبارہ)
5-10 am	ایم۔ٹی۔اے سپورٹس
5-40 am	عیدالفطر۔بچوں کے پروگرامز
6-10 am	تلاوت، درس ملفوظات
6-45am	المائدہ
7-10 am	عیدالفطر کا خطبہ (دوبارہ)
9-45 am	ایم ٹی اے سپورٹس
10-30 am	عیدالفطر۔بچوں کے ساتھ (ناصرات)
11-20 am	عیدالفطر۔بچوں کا پروگرام
12-00 pm	تلاوت، درس حدیث، خبریں
1-00 pm	بستان وقف نو
2-05 pm	سوال و جواب
3-05 pm	امن کانفرنس
4-05 pm	انڈونیشین سروس
5-00 pm	سندھی سروس
6-00 pm	تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
7-00 pm	بنگلہ پروگرام
8-05 pm	اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ یوکے 2006ء
9-00 pm	بستان وقف نو
10-00 pm	سوال و جواب
11-00 pm	امن کانفرنس
3-00 pm	سوال و جواب
4-00 pm	انڈونیشین سروس
5-00 pm	سواحیلی سروس
6-00 pm	تلاوت
6-10 pm	خطبہ جمعہ 20 جولائی 1984ء
7-15 pm	بنگلہ پروگرام
8-20 pm	خطاب جلسہ سالانہ جرمنی 2004ء
9-45 pm	گلشن وقف نو
11-00 pm	سوال و جواب

23 ستمبر 2009ء

12-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
12-30 am	عربی سروس
1-30 am	خطبہ جمعہ 7 راگست 2009ء
2-35 am	ایم۔ٹی۔اے بین الاقوامی خبریں
3-10 am	بستان وقف نو
4-10 am	اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ یوکے
4-50 am	انتخاب سخن
6-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
6-15 am	تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
7-10 am	لقاء مع العرب
8-15 am	امن کانفرنس
9-15 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
9-40 am	عربی سیکھئے
10-10 am	سوال و جواب
11-20 am	اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ یو۔کے
12-05 pm	تلاوت، درس حدیث، خبریں
2-05 pm	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی

24 ستمبر 2009ء

12-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
12-30 am	عربی سروس
1-30 am	لقاء مع العرب
2-40 am	ایم۔ٹی۔اے بین الاقوامی خبریں
3-10 am	گلشن وقف نو
4-10 am	جلسہ سالانہ جرمنی 2004ء

5-20 am	خطبہ جمعہ 20 جولائی 1984ء
6-20 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
6-55 am	تلاوت، درس حدیث
7-20 am	لقاء مع العرب
8-20 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
8-55 am	خطبہ جمعہ 20 جولائی 1984ء
10-15 am	پُرکشش آسٹریلیا
10-45 am	جلسہ سالانہ جرمنی 2004ء
12-05 pm	تلاوت، درس ملفوظات
12-40 pm	بستان وقف نو
1-50 pm	ملاقات پروگرام (انگریزی)
2-45 pm	دورہ حضور انور
3-15 pm	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
3-45 pm	انڈونیشین سروس
4-50 pm	پشتو مذاکرہ
5-40 pm	تلاوت
6-05 pm	بنگلہ سروس
7-30 pm	ترجمۃ القرآن
8-45 pm	جلسہ سالانہ یو۔کے 2003ء
10-00 pm	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
10-30 pm	ملاقات پروگرام (انگریزی)
11-45 pm	درس ملفوظات

بھوک اور بھگدڑ

مفت راشن کے لئے مہنگائی کی اس دُھوپ میں
تھیں قطاروں میں کھڑی کچھ بے سہارا عورتیں
اس قدر بھگدڑ مچی صومالیہ کی طرز پر
جان گنوا بیٹھیں کراچی میں اٹھارہ عورتیں

عبدالکریم قدسی

خوشخبری مغل بینکوئیٹ ہال ٹینٹ سروس کی سہولت بھی دستیاب ہے
ربوہ کا جدید خوبصورت معیاری ایئرکنڈیشنر ہال جہاں آپ کو معیاری کھانوں اور معیاری سروس کی ضمانت دی جاتی ہے۔ نیز پکی پکائی دیگیں بھی آرڈر پر تیار کی جاتی ہیں۔
پروپرائٹر: محمد عظیم احمد مغل بینکوئیٹ ہال 3/1 فیکٹری ایریا ربوہ 047-6211412-0333-6716317

Cure Herbals™ پھلبہری کا کامیاب علاج
کیا آپ پھلبہری کے سفید نشانوں سے پریشان ہیں؟ کیا آپ چاہتے ہیں کہ یہ نشان بغیر کسی لیزر ٹریٹمنٹ کے بغیر کسی سرجری کے یا بغیر کسی دوائی کھائے ٹھیک ہو جائیں تو کیور ہربلز پیش کرتے ہیں دنیا بھر میں سب سے زیادہ بکنے والا ہربل آئل Anti-Leucoderma ایک ایسا ہربل آئل جس کو لگانے سے کچھ ہی عرصہ میں آپ کی سکن کو ملے گی قدرتی رنگت بالکل ایسے جیسے پھلبہری کبھی نہ ہوئی ہو۔
آرڈر کے لئے رابطہ کریں: 0323-4949794

ربوہ میں سحر و افطار 19 ستمبر

انتہائے سحر	5:32
طلوع آفتاب	6:52
زوال آفتاب	1:02
وقت افطار	7:12

تعطیل

مورخہ 23,22,21 ستمبر 2009ء کو عیدالفطر کے موقع پر سرکاری تعطیلات کی وجہ سے اخبار الفضل شائع نہ ہوگا۔ ایجنٹ حضرات و احباب کرام نوٹ فرمالیں۔

اطلاع عام

ہماری مشہور و معروف دوا "حبوب مفید اٹھرا" کی نقل تیار کر کے بیچی جا رہی ہے اس لئے احباب کو مطلع کیا جاتا ہے کہ خریدنے سے پہلے اچھی طرح تسلی کر لیا کریں۔ بہتر ہوگا کہ ہم سے خریدیں یا ہمارے مقرر کردہ سٹاکسٹ سے خرید فرمائیں۔
مینیجر ناصر دواخانہ رجسٹرڈ، گولبازار ربوہ
047-6211434، 6212434

ٹیوشن: انگلش
0334-6372030
ایڈوانسڈ ہومیوپیتھی: تعلیم/علاج
0476-212694

جماعت احمدیہ عالمگیر کو عید مبارک ہو
علی تکہ شاپ
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون نمبر
047-6212041

FD-10